مذہب روافض، ایک علمی و تحقیقی جائزہ

ازافادات: متکلمِ اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

سرپرست: مرکز اہل السنۃ والجماعۃ، 87 جنوبی، لاہور روڈ، سرگودھا

بانی وامیر: عالمی اتحاد اہل السنت والجماعت

چیف ایگزیکٹو: احناف میڈیا سروسز

چیئرمین: احناف ٹرسٹ

www.ahnafmedia.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مذہب روافض، ایک علمی و تحقیقی جائزہ

از افادات: متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

عقیدہ امامت

عقیدہ امامت کو امت میں متعارف کرانے والا پہلا شخص "عبد اللہ ابن سبا" یہودی تھا۔ یہ بڑا چالاک و مکار قسم کا انسان تھا۔ اس نے اسلام کی بنیادوں کو کھوکھلا کرنے کے لئے ظاہراً کلمہ پڑھ کر اسلام واہل اسلام (صحابہ کرام) کی مخالفت شروع کی ابتداء میں علی الاعلان دعوت کی بجائے انفرادی محنت شروع کی اور لوگوں میں تدریجاً اپنے عقائد کی تبلیغ کی۔

دعوت 1:

سب سے پہلے کہا کہ محبت اہل بیت میں پختہ رہو حضرت علی خلیفہ برحق ہیں لہٰذا ان کی حمایت کرو وغیرہ اس کی یہ باتیں چونکہ درست تھیں اس لیئے لوگ اس پر اعتماد کرنے لگے جب اس نے عوام کا اعتماد دیکھا تو اپنے اندر چھپے جراثیم عوام میں منتقل کرنا شروع کر دیئے۔

دعوت 2:

حضرت علی سب سے افضل ہیں، آپ حضور علیہ السلام کے وصی ہیں، حضور نے ان کو اپنا خلیفہ مقرر کیا تھا مگر صحابہ نے اس کو بدل ڈالا باب فدک سیدہ کا حق تھا جو صدیق نے نہیں دیا وغیرہ چنانچہ حافظ ابن تیمیہ فرماتے ہیں:

ذکر غير واحد منهم أن أول من ابتدع الرفض والقول بالنص على على وعصمته كان منافقا زنديقا أراد فساد دين الإسلام [منہاج السنۃ جزء6ص302]

السبائية :أصحاب عبد الله بن سبأ ....أنه كان يهوديا فأسلم وكان في اليهودية يقول في يوشع بن نون : وصى موسى عليهما السلام مثل ما قال في على رضى الله عنه وهو أول من أظهر القول بالنص بإمامة على رضى الله عنه

[الملل والنحل لامام محمد بن عبد الکریم الشہرستانی ج1ص172]

لطف یہ کہ خود روافض کی کتب میں اس بات کی صراحت موجود ہے کہ حضرت علی کے وصی اور امام مفروض ہونے کا پہلا مدعی ابن سبا تھا رافضیوں کا مجتہد اعظم ملا باقر مجلسی لکھتا ہے "وذکر بعض اهل العلم ان عبدالله بن سبا کان یهودیاً فاسلم ووالیٰ علیاً علیه السلام وکان یقول وهو علیٰ یهودیته فی یوشع بن نون وصی موسیٰ بالغلو فقال فی اسلامه بعدوفاة رسول الله صلی الله علیه وسلم فی علی علیه السلام مثله وکان اول من اشهر بالقول بفرض امامة علی علیه السلام واظهر البراءة من اعدائه وکاشف مخالفیه واکفرهم فمن هٰهنا قال من خالف الشیعة اصل التشیع والرفض ماخوذ من الیهودیة" [بحار الانوار ج25ص153،152، رجال کشی ص85]

لوگوں نے اس کی دعوت کو قبول کیا اور حضرت علی کے وصی اور امام مفروض ہونے کی باتیں شروع ہو گئیں جن کو سن کر آپ نے اس کی مخالفت کی حافظ ابن حجر عسقلانی نقل فرماتے ہیں:

" عن زيد بن وهب أن سويد بن غفلة دخل على على في غمارته فقال إني مررت بنفر يذكرون أبا بكر وعمر يرون أنك تضمر لهما مثل ذلك منهم عبد الله بن سبأ وكان عبد الله أول من أظهر ذلك فقال على ما لي ولهذا الخبيث الأسود ثم قال معاذ الله أن أضمر لهما إلا الحسن الجميل ثم أرسل إلى عبد الله بن سبأ فسيره إلى المدائن وقال لا يساكنني في بلدة أبدا ثم نهض إلى المنبر حتى اجتمع الناس فذكر القصة في ثنائه عليهما بطوله وفي آخره إلا ولا يبلغني عن أحد يفضلني عليهما إلا جلدته حد

المفتري وأخبار عبد الله بن سبأ شهيرة في التواريخ وليس له رواية ولله الحمد وله أتباع يقال لهم السبائية معتقدون الأهية علي بن أبي طالب وقد أحرقهم علي بالنار في خلافته " ۔ [لسان المیزان ج3ص289]

نوٹ:

روافض کا نظریہ بھی یہی ہے کہ حضور کے وصی اور خلیفہ برحق، خلیفہ بلافصل حضرت علی ہیں جس کا اظہار وہ اذان میں کرتے رہتے ہیں۔

دعوت 3:

جب اس بدبخت نے تیر نشانہ پر لگتا دیکھا تو اس نے ایک قدم آگے بڑھتے ہوئے حضرت علی کی الوہیت اور اپنی نبوت کا اعلان کر دیا

" السبائية : أصحاب عبد الله بن سبأ الذي قال لعلي كرم الله وجهه : أنت أنت يعني أنت الإله فنفاه إلى المدائن "

الملل والنحل لامام محمد بن عبد الکریم الشہرستانی ج1ص172

اور یہ بات روافض کی معتبر کتب میں بھی موجود ہے چنانچہ مجلسی لکھتا ہے:

"عن ابی جعفر علیه السلام ان عبد الله بن سبا کان یدعی النبوة ویزعم ان امیر المومنین علیه السلام هو الله تعالیٰ عن ذٰلك فبلغ ذٰلك امیر المومنین علیه السلام فدعاه وساله فاقر بذٰلك وقال نعم انت هو وقد کان القی فی روعی انك انت الله وانی نبی فقال له امیر المومنین علیه السلام ویلك قد سخر منك الشیطان فارجع عن هذا ثکلتك امك وتب فابیٰ فحبسه واستتابه ثلاثة ایام فلم یتب فاحرقه بالنار" [بحار الانوار ج25ص152، رجال کشی ص84]

یہی بات الفاظ کی کچھ تبدیلی کے ساتھ شیعہ عالم نعمت اللہ الجزائری نے اپنی کتاب الانوار النعمانیہ ج2ص205پر بھی نقل کی ہے۔

موجودہ دور کے رافضی تقیہ کی آڑ میں اگرچہ صراحتاً الوہیت علی کے قائل نہیں لیکن اماموں میں وہ صفات مانتے ہیں جو ذات باری کے ساتھ مخصوص ہیں تفصیل آگے آرہی ہے۔

اس تفصیل سے ثابت ہوا کہ امامت کے منصوص اور خلافت بلافصل حضرت علی کے لئے ماننا ابن سباء اور اس کے متبعین کا عقیدہ ہے نہ کہ اہل اسلام کا۔

روافض کے بارہ ائمہ:

(1)حضرت علی رضی اللہ عنہ (2)حضرت حسن رضی اللہ عنہ (3)حضرت حسین رضی اللہ عنہ (4)حضرت زین العابدین رحمہ اللہ (5)حضرت محمد باقر (6)حضرت جعفر صادق رحمہ اللہ (7)حضرت موسیٰ کاظم (8)حضرت موسیٰ کاظم (9)حضرت علی رضا (10)حضرت محمد تقی (11)حضرت علی نقی (11)حضرت حسن عسکری (12)حضرت محمد مہدی

روافض کی کتب میں زیادہ تر روایات دو ائمہ سے منقول ہیں۔

(1)حضرت محمد باقر (2)جعفر صادق

حضرت محمد باقر کی کنیت ہے ابو جعفر اور جعفر صادق کی کنیت ہے ابو عبد اللہ

اہمیت امامت عند الروافض:

ان لوگوں کے نزدیک مسئلہ امامت اصول دین میں سے ہے جس کا منکر کافر ہے شیعوں کے پانچ اصول دین یہ ہیں

1توحید، 2نبوت، 3معاد، 4امامت 5عدل [اسلام کے بنیادی عقائد مصنف سید مجتبیٰ موسوی، اردو ترجمہ شیخ روشن علی نجفی]

ہمارے عقیدے کے بنیاد اصول دین پر ہے جو گنتی میں پانچ ہیں، توحید، عدل، نبوت، امامت، قیامت

[ہماری تاریخ ہمارے عقائد، علی حسین رضوی، مطبوعہ امامیہ اکیڈمی کراچی،]

سید عبد اللہ شبر نے اپنی کتاب حق الیقین میں اصول دین پانچ ذکر کیے ہیں توحید، عدل، نبوت، امامت، قیامت۔

امام کا انکار کفر ہے:

عن ابی عبداللہ، نحن الذین فرض اللہ طاعتنا لا یسع الناس الا معرفتنا ۔۔۔ من انکرنا کان کافرا۔

اصول کافی ج 1 ص 243 کتاب الحجہ باب فرض طاعۃ الائمہ

در اکمال الدین بہ سند معتبر روایت کردہ است کہ از حضرت نوشت امام رضا علیہ السلام پر سید ند۔۔۔۔ فرمود ہر کہ شک کند وتوقف نماید در امامت امام کافر است۔ [حیوٰۃ القلوب ج 5 ص 81 فصل چہارم در بیان وجوب معرفت امام است]

بداں کہ نزد شیعہ اقرار بہ امام از اصول دین است وبہ ترک آں در احکام آخرت با کفار شریک است و در اکثر احکام دنیوی بہ روش مسلمانان با ایشاں سلوک می کنند۔ [حیوٰۃ القلوب ج 5 ص 78]

روافض کے نزدیک اہل السنۃ والجماعۃ اور شیعوں کے درمیان بنیادی اختلاف مسئلہ امامت کے متعلق ہے چنانچہ سید محمد حسین طہرانی نے مسئلہ امامت کے متعلق 18 جلدوں میں کتاب معرفۃ الامام کے نام سے لکھی ہے اس کتاب کی ابتدا ہی ان الفاظ سے کی ہے:

اساس الاختلاف بین الشیعۃ والسنۃ۔ ان اساس الاختلاف بین الشیعۃ والسنۃ ینحصر فی مسئلۃ الولایۃ فالشیعۃ یقولون ان الامام یجب ان یکون معصوما ومنصبا من قبل اللہ سبحانہ وتعالی بینما یقول السنۃ ان العصمۃ لیست من شرائط الامام وان الناس بامکانھم ان یختاروا اماما لھم فیتبعوہ۔ [معرفۃ الامام ج 1 ص 9]

ترجمہ: اہل سنت والجماعت اور شیعوں کے درمیان بنیادی اختلاف مسئلہ امامت میں ہے شیعوں کے نزدیک امام کا معصوم اور منصوص من اللہ ہونا ضروری ہے جب کہ اہل سنت کے نزدیک امام کے لیے عصمت شرط نہیں اور لوگوں کو اپنی اپنی جگہ کے لیے امام منتخب کرنے کا اختیار ہے۔

اوصاف الامام

کتب روافض میں عقیدہ امامت کو بڑی بسط وتفصیل سے بیان کیا گیا ہے اور ان لوگوں نے اس عقیدہ میں غلو کرتے ہوئے ائمہ کے لیے ایسے اوصاف بیان کیے ہیں جن کے ذریعہ امام انبیاء سے بھی بلند مقام معلوم ہوتا ہے ان کی کتابوں میں عموما ائمہ کے اوصاف تین طرح کے بیان کیے گئے ہیں۔

1: امام اور دوسرے امتی میں فرق۔

2: امام میں ایسے اوصاف کا ہونا جو خاصہ نبوت ہیں۔

3: امام میں خدائی اوصاف کا قائل ہونا۔

ہر ایک کی قدرے تفصیل درج ذیل ہے۔

امام اور امتی میں فرق

مشہور شیعہ مورخ ملا باقر مجلسی نے اپنی کتاب "حق الیقین" میں امام کے ایسے بہت سارے اوصاف کا تذکرہ کیا ہے ایک جگہ لکھتا ہے:

"پاکیزہ وناف بریدہ وختنہ کردہ متولد میشود چوں از شکم مادر بزیر می آید دستہا را بر زمین میگزارد وصدا بشہادتین بلند میکند" [حق الیقین ص 42]

اس عبارت سے امام کے یہ اوصاف ثابت ہوتے ہیں۔

1: امام پاک صاف پیدا ہوتا ہے 2: ناف بریدہ ہوتا ہے 3: مختون پیدا ہوتا ہے 4: پیدا ہوتے ہی زمین پر ہاتھ رکھ کر کلمہ پڑھتا ہے۔

ایک جگہ لکھا "وسایہ ندارد" [حق الیقین ص 42]

امام کا سایہ نہیں ہوتا۔

ایک جگہ لکھتا ہے:

ارواح ایشاں از انوار مقدسہ حق تعالیٰ خلق شدہ است وبدنہا ودلہائے ایشاں از طینت عرش آفریدہ شدہ است چوں حق تعالیٰ میخواھد کہ امام راخلق کند ملکے را امرمیکند کہ شربت آبی از زیر عرش بر میدارد ونزد پدر امام می آورد ......از مسك نرم تر است واز عسل شیریں تر است واز شیر سفید تر است واز برف سرد تر است پس امر میکند اورا بجماع ونطفہ امام ازآں منعقد میشود وچوں چھل روز می گزرد دررحم روح براو دمیدہ میشود....پس سخن مردم را میشود ومیفھمدپس ملکے بربازوئے او می نوسید ایں آیہ را وتمت کلمة ربك صدقاًوعدلاًلامبدل لکلماتہ وھوالسمیع العلیم ودر شکم مادرذکر حق تعالیٰ میکند وتلاوت سورہ انا انزلناہ وسایر آیات مینماید

حق الیقین ص45،46

حاصل عبارت: امام کی روح اللہ تعالیٰ کے نور سے اور ان کا جسم اور دل عرش کی مٹی سے بنائے جاتے ہیں جب اللہ تعالی امام کو پیدا کرنے کا ارادہ فرماتے ہیں تو ایک فرشتے کو عرش سے ایسا شربت لانے کا حکم دیتے ہیں جو ریشم سے نرم شہد سے میٹھا دودھ سے زیادہ سفید اور برف سے زیادہ ٹھنڈا ہوتا ہے وہ شربت امام کے والد کو پلا کر جماع کا حکم دیا جاتا ہے اور اسی سے امام کے لئے نطفہ بنتا ہے چالیس دنوں کے بعد اس میں روح ڈال دی جاتی ہے۔ امام والدہ کے پیٹ میں لوگوں کی باتیں سنتا بھی ہے اور سمجھتا بھی ہے فرشتہ امام کے بازو پر یہ آیت لکھدیتا ہے " وتمت کلمة ربك صدقاًوعدلاًلامبدل لکلماتہ وھوالسمیع العلیم " امام والدہ کے پیٹ میں اللہ کا ذکر کرتا ہے سورہ انا انزلناہ اور دیگر آیات کی تلاوت کرتا ہے

اسی طرح سید عبد اللہ شبر بھی اپنی تصنیف حق الیقین فی معرفۃ اصول الدین میں شرائط واوصاف کو ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے

الثانی ان یکون افضل من جمیع امتہ من کل جھۃ

حق الیقین ج1 ص187

امامت کے لیے دوسری شرط یہ ہے کہ امام تمام اوصاف میں پوری امت سے افضل ہو۔

الثالث: کونہ اشجع الامۃ۔

حق الیقین ج1 ص188

امام پوری امت میں سب سے زیادہ بہادر ہونا ضروری ہے۔

السادس: ان یکون ازھد الناس واطوعھم للہ واقربھم منہ

حق الیقین ج1 ص188

امام امت کا سب سے بڑا زاہد اور خدا کا سب سے قریبی ہونا چاہیے۔

شیعہ مجتہد محمد بن یعقوب کلینی اپنی کتاب اصول کافی میں باب قائم کیا باب ان الائمۃ علیھم السلام نور اللہ عزوجل۔

اصول کافی ج1 ص250 کتاب الحجہ

یعنی امام اللہ کا نور ہوتا ہے اس باب میں کلینی نے چھ روایات بیان کر کے امام کو نورِ خدا ثابت کرنے کی کوشش کی ہے

امام کے علم کو بیان کرتے ہوئے کلینی نے باب قائم کیا باب ان الائمۃ علیھم السلام یعلمون جمیع العلوم... والرسل علیھم السلام۔

اصول کافی ج1 ص313

جو علوم ملائکہ اور انبیاء کے پاس ہوتے ہیں امام ان سب کو جانتا ہے۔

خواص مہدی:

یہ تو روافض کے ائمہ کے عمومی حالات تھے ان کی کتب میں بارہویں امام مہدی کے متعلق اس سے بھی بڑھ کر خرافات موجود ہیں مثلا روافض کے نزدیک اس امام غائب کا نام لینا جائز نہیں چنانچہ کلینی نے اصول کافی میں باب قائم کیا باب فی النہی عن الاسم اور اس کے تحت امام کا قول نقل کیا ہے کہ امام علی نقی نے شیعوں کو بارہویں امام کے متعلق حکم دیا کہ لا یحل لکم ذکرہ باسمہ. تمہارے لیے اس کا نام لینا جائز نہیں راوی کہتا ہے میں نے پوچھا فیکف نذکرہ؟ تو پھر ہم ان کا تذکرہ کن الفاظ میں کریں تو امام نے کہا قولوا الحجۃ من آل محمد صلوات اللہ علیہ وسلامہ ان کو الحجہ کے لقب سے یاد کرنا۔

اصول کافی ج1 ص393 کتاب الحجہ

اس کے بعد کلینی نے امام جعفر صادق کا قول نقل کیا انہوں نے فرمایا صاحب ھذا الامر لا یسمیہ باسمہ الا کافر۔

اصول کافی ج1 ص394

یعنی مہدی کا نام لینا بھی کفر ہے۔

روافض کے نزدیک جب امام غائب آئے گا تو سب سے پہلے اس کی پیروی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے چنانچہ محمد بن ابراہیم بن جعفر نعمانی لکھتا ہے عن ابی حمزۃ الثمالی قال سمعت ابا جعفر محمد بن علی علیہ السلام یقول لو قد خرج قائم آل محمد علیہم السلام ..
..... اول من یتبعہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم و علی علیہ السلام الثانی

غیبت نعمانی المعروف کتاب الغیبۃ ص376 الباب الثالث عشر ماروی فی صفتہ و سیرتہ

ملا باقر مجلسی نے اس بات کو ان الفاظ میں لکھا اول کسے کہ بیعت اور کند محمد باشد و بعد ازاں علی۔

حق الیقین ص347

امام غائب کے ہاتھ پر سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیعت کریں گے۔

روافض کے زعم کے مطابق امام غائب جب ظاہر ہو گا تو بغیر گواہوں کے حضرت داود علیہ السلام کی شریعت کے مطابق فیصلہ کرے گا کلینی نے اس پر مستقل باب قائم کر کے حضرت امام محمد باقر کی طرف منسوب کر کے یہ روایت لکھی ہے انہوں نے فرمایا یا ابا عبیدۃ اذا قام قائم آل محمد علیہ السلام حکم بحکم داود و سلیمان لا یسئال بینۃ۔

اصول کافی ج1 ص461

باقر مجلسی نے اپنے مہدی کی ایک عجیب علامت بیان کی ہے "بدن برہنہ ای در پیش قرص آفتاب ظاہر خواہد شد"

حق الیقین ص347

یعنی مہدی جب آئے گا تو جسم ننگا ہو گا

اوصاف نبوت امام میں

وہ اوصاف جو نبوت کے خاص ہیں روافض وہ اپنے ائمہ میں تسلیم کرتے ہیں۔

1: امام منصوص من اللہ ہوتا ہے۔

سید عبد اللہ شبر نے امام کے منصوص ہونے نہ ہونے کے متعلق دونوں قول نقل کیے اور پھر فیصلہ یوں کیا کہ والذی علیہ الفرقۃ المحقہ والطائفۃ الحقۃ انہ یجب علی اللہ نصب الامام فی کل زمان۔

حق الیقین ص183

ترجمہ: رافضیوں کے نزدیک ہر زمانہ کے ہر امام کا منصوص من اللہ ہونا ضروری ہے۔

آگے شرائط الامام کا عنوان قائم کر کے لکھتا ہے:

الثالث ان یکون منصوصا علیه

حق الیقین ص188

تیسری شرط یہ ہے کہ امام منصوص من اللہ ہو۔

ملا باقر مجلسی نے اپنی کتاب حیوٰۃ القلوب میں امام کی امامت کے منصوص ہونے پر مستقل فصل قائم کر کے لکھا ہے کہ: بداں کہ اجماع علماء امامیہ منعقد است بر آنکہ امام می باید کہ از جانب خدا اور سول منصوص باشد

حیوٰۃ القلوب ج5 ص64 فصل سوم در بیان آنکہ امامت بہ نص خدا اور سول می باشد نہ بہ بیعت واختیار مردم

ترجمہ: امامیہ فرقہ کے علماء کا اس بات پر اجماع ہو چکا ہے کہ امام کا اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے منصوص ہونا ضروری ہے۔

2: امام معصوم ہوتا ہے:

ملا باقر مجلسی لکھتا ہے بداں کہ اجماع علماء امامیہ منعقد است بر آنکہ امام معصوم است از جمیع گناہان صغیرہ و کبیرہ از اول عمر تا آخر عمر خواہ عمدا و خواہ سہوا۔

حیوٰۃ القلوب ج5 ص49

ترجمہ: امامیہ (شیعہ) علماء کا اس بات پر اجماع و اتفاق ہے کہ امام چھوٹے اور بڑے جان بوجھ کر اور بھول کر ہر قسم کے گناہوں سے پاک ہوتا ہے۔

سید عبد اللہ شبر نے جب امام کی شرائط بیان کی ہیں تو ان میں پہلی شرط ہی عصمت کی لگائی ہے الاول العصمة کما تقدم لانه حافظ للشرع قائم به فحاله کحال النبی صلی الله علیه وسلم

حق الیقین ص187

ترجمہ: پہلی شرط امام کا ایسا ہونا چاہیے جو معصوم ہو کیونکہ امام شریعت کا محافظ ہوتا ہے اس لیے نبی کی طرح معصوم ہونا ضروری ہے۔

محمد حسین طہرانی نے اپنی کتاب میں کئی ایک عنوان قائم کر کے امام کے معصوم ہونے کا عقیدہ لکھا ہے مثلاً

عصمة الانبیاء والائمة علیهم السلام

معرفة الامام ص9

لزوم عصمة الانبیاء والائمة علیهم السلام

معرفة الامام ص69

العصمة امر موهبی

معرفة الامام ص87

عصمة امیر المومنین

معرفة الامام ص91

3: امام مفترض الطاعۃ ہوتا ہے۔

کلینی نے اس کے متعلق اصول کافی میں مستقل باب قائم کیا ہے باب فرض طاعة الائمة

اصول کافی ج1 ص241

اس باب کے تحت ائمہ کے مختلف اقوال نقل کر کے امام کو مفترض الطاعۃ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے مثلاً ایک روایت حضرت امام جعفر صادق کی طرف منسوب کر کے لکھی انہوں نے فرمایا اشھد ان علیا امام فرض اللہ طاعتہ و ان الحسین امام فرض اللہ طاعتہ۔۔۔ الخ

اصول کافی ج1 ص242

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی اور حضرت حسین امام تھے اور اللہ تعالیٰ نے مخلوق پر ان کی اطاعت فرض قرار دی ہے۔

دوسری جگہ امام جعفر صادق کی طرف منسوب کر کے لکھتا ہے انہوں نے فرمایا، نحن الذین فرض اللہ طاعتنا۔

اصول کافی ج1 ص243

ہماری اطاعت کو اللہ تعالیٰ نے فرض قرار دیا ہے۔

اس طرح باقر مجلسی نے بھی اس صفت کے متعلق عنوان قائم کیا فصل ششم در بیان وجوب اطاعت ائمہ حق است۔ اس کے تحت مجلسی نے بھی امام کے مفترض الطاعۃ ہونے کی بات کی ہے ایک جگہ لکھتا ہے پس اطاعت ایشان اطاعت رسول است و اطاعت رسول اطاعت خدا است پس اطاعت ایشاں اطاعت خدا است۔

حیوٰۃ القلوب ج5 ص98

ترجمہ: ائمہ کی اطاعت حقیقت میں رسول کی اطاعت ہے اور رسول کی اطاعت خدا کی اطاعت ہے پس گویا کہ ائمہ کی اطاعت خدا کی اطاعت ہے۔

4: امام صاحب وحی ہوتا ہے:

کلینی نے ایک باب قائم کیا ہے باب الفرق بین الرسول و النبی المحدث اس کے تحت روایت نقل کی کہ رسول وہ ہوتا ہے جس کے پاس وحی لے کر جبرائیل امین تشریف لاتے ہیں رسول جبرائیل کو دیکھتا بھی ہے اور اس کی بات کو سنتا بھی ہے اور نبی وہ ہوتا ہے جو کبھی جبرائیل کو دیکھتا ہے کبھی صرف وحی سنتا ہے، والامام ھو الذی یسمع الکلام ولا یری الشخص،

اصول کافی ج1 ص231

امام کے پاس جب وحی ہوتی ہے تو وہ صرف آنے والے پیغام کو سنتا ہے فرشتہ کی زیارت امام کو نہیں ہوتی۔

5: امام کے پاس معجزات ہوتے ہیں:

ملا باقر مجلسی نے امامت کی شرائط بیان کی ہیں کہ امام کے لئے کون کونسی چیزیں ضروری ہیں ان میں ساتویں شرط بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے "آنکہ معجزہ ھا از او ظاھر شود کہ دیگران از او عاجز باشند"

حق الیقین ص42

یعنی امام کے پاس ایسے معجزات کا ہونا ضروری ہے جس کا مقابلہ کرنے سے لوگ عاجز ہوں

ایک جگہ لکھتا ہے "در احادیث بسیار وارد شدہ است کہ ھر معجزہ کہ خدا بہ پیغمبری دادہ بود ھمہ را بہ رسول خدا و ائمہ ھدی عطا کردہ است "

حق الیقین ص44

ترجمہ: کئی احادیث میں یہ بات مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جتنے معجزات گزشتہ انبیاء کو دیئے وہ سارے معجزات اپنے آخری نبی کو اور ائمہ کو عطا فرمادئے

اسی طرح عبد اللہ شبر نے بھی امامت کی آٹھ شرطیں بیان کی ہیں ان میں سے ساتویں شرط یہ ہے "ان تظھر منہ المعاجز التی یعجز عنھا غیرہ لتکون دلیلاً علی امامتہ"

حق الیقین ص188

ترجمہ: امام کے پاس ایسے معجزات کا ہونا ضروری ہے جس کا مقابلہ کرنے سے لوگ عاجز ہوں

اسی عبد اللہ شبر نے جب اپنے آخری امام مہدی کا تذکرہ کیا تو اس کے اوصاف بیان کرتے ہوئے ایک عنوان قائم کیا "معجزاته"

حق الیقین ص287

ترجمہ: مہدی کے معجزات کا بیان

6: امام کو احتلام نہیں ہوتا

حق الیقین باقر مجلسی ص42

7: امام کی آنکھ سوتی ہے دل جاگتا ہے

حق الیقین باقر مجلسی ص42

8: امام کے پاخانہ سے مشک کی خوشبو آتی ہے نیز اس کو زمین چھپالیتی ہے

حق الیقین باقر مجلسی ص42

ان عبارات سے ثابت ہوا کہ یہ لوگ اپنے ائمہ میں وہ اوصاف مانتے ہیں جو انبیاء کرام علیھم السلام کے ساتھ مخصوص ہیں اگرچہ علی الاعلان امام کو نبی نہیں کہتے لیکن در پردہ امام میں یہ اوصاف مان کر اس کو نبی کے برابر کھڑا کر دیتے ہیں بلکہ ان کی بعض کتب سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ امام کو نبی کے برابر بلکہ اس سے بڑھ کر مانتے ہیں چند عبارات ملاحظہ فرمائیں

1: محمد بن یعقوب کلینی نے حضرت امام جعفر صادق کی طرف نسبت کرکے یہ روایت لکھی ہے "الائمة بمنزلة رسول الله صلى عليه وسلم الا انهم ليسوا بانبياء ولا يحل لهم من النساء ما يحل للنبي صلى الله عليه وسلم فاما ما خلا ذالك فهم فيه بمنزلة رسول الله صلى الله عليه وسلم"

اصول کافی ج1ص329

2: ملا باقر مجلسی لکھتا ہے "امامت نیز فی الحقیقت نبوت است"

حیوٰۃ القلوب ص؟؟؟

وحق ایں است کہ در کمالات وشرائط وصفات فرق میان پیغمبر وامام نیست

حیاۃ القلوب ج5ص18

3: سید عبد اللہ شبر لکھتا ہے "ان مرتبة الامامة كالنبوة...فكما لا يجوز للخلق تعيين نبي فكذا لا يجوز لهم تعيين امام"

حق الیقین ص185

بلکہ روافض کے نزدیک امامت نبوت سے بھی بڑا مقام ہے مجلسی لکھتا ہے "مرتبہ امامت بالاتر از مرتبہ پیغمبر ایست"

حیوٰۃ القلوب ج5ص17

اوصاف خدا:

روافض اپنے ائمہ کو عالم الغیب اور مختار کل مان کر ان صفات میں خدا کے ساتھ ائمہ کو شریک کرتے ہیں

اس پر بطور مثال روافض کی معتبر ترین کتاب "اصول کافی" کے چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں

1: باب ان الائمة عليهم السلام يعلمون علم ما كان وما يكون وانه لا يخفى عليهم الشئى صلوات الله عليهم

اصول کافی ج1ص319

2: باب ان الائمة عليهم السلام اذا شاؤوا ان يعلموا علموا (اصول کافی ج1ص316)

3: باب ان الائمة علیهم السلام یعلمون متیٰ یموتون وانهم لا یموتون الا باختیار منهم

اصول کافی ج1 ص317

4: باب ان الارض کلها للامام علیه السلام

اصول کافی ج1 ص470

5: کلینی حضرت امام جعفر صادق کی طرف نسبت کر کے لکھتا ہے "اما علمت ان الدنیا والآخرة للامام یضعها حیث یشاء ویدفعها الیٰ من یشاء"

اصول کافی ج1 ص472

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور روافض

کتب روافض میں دین اسلام میں بنیاد کی حیثیت رکھنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے خلاف انتہائی غلیظ زبان استعمال کی گئی خصوصاً خلفائے ثلاثہ پر نازیبا زبان استعمال کر کے ان لوگوں نے اپنے لئے جہنم خرید لی چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں

توہین خلفائے راشدین:

کلینی رافضی خلفائے ثلاثہ کی طرف ارتداد منسوب کرتے ہوئے امام جعفر صادق کا قول نقل کرتا ہے کہ انہوں نے آیت ان الذین آمنوا ثم کفروا (الآیہ) کی تفسیر میں فرمایا "نزلت فی فلان وفلان وفلان آمنوا بالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ فی اول الامر و کفروا حیث عرضت علیهم الولایة حین قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ من کنت مولاہ فهٰذا علی مولاہ ثم آمنوا بالبیعة لامیر المومنین علیه السلام ثم کفروا حیث مضیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یقروا بالبیعة ثم ازدادوا کفراً باخذهم من بایعه بالبیعة لهم فهٰولآء لم یبق لهم من الایمان شئی"

اصول کافی ج1ص485 کتاب الحجہ باب فیہ نکت ونتف من التنزیل فی الولایۃ

جواد مصطفوی رافضی فلان وفلان وفلان کی تعیین کرتے ہوئے لکھتا ہے "خلفاء ثلاثہ"

فارسی ترجمہ اصول کافی ج2 ص279

ملا باقر مجلسی امام زین العابدین کی طرف منسوب کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ انہوں نے حضرات شیخین کے متعلق فرمایا "ہر دو کافر بودند وہر کہ ایشاں را دوست دارد کافر است"

حق الیقین ص522

اسی باقر مجلسی نے ایک جگہ شیخین رضی اللہ عنہما سے اپنے بغض کا اظہار کرنے کے لئے ایک من گھڑت اور جھوٹی کہانی لکھی کہ جہنم کے سب سے نچلے طبقہ میں ابلیس نے دو بندے دیکھے جن کو الٹا لٹکایا گیا تھا ان کی گردنوں میں آگ کی زنجیریں ہیں اور انہیں لوہے کے گرز سے مارا جارہا تھا ابلیس نے پوچھا یہ کون ہیں تو جواب ملا "اینہاں دو دشمن ایشاں جور وستم کنندہ بر ایشاں اند یعنی ابو بکر و عمر"

حق الیقین ص510

مجلسی ایک جگہ لکھتا ہے "جہنم راہفت دراست از یک در فرعون وھامان و قارون کہ کنایہ از ابو بکر و عمر و عثمان است داخل میشوند"

حق الیقین ص500

مقبول حسین دہلوی ایک آیت میں تحریف کرتے ہوئے لکھتا ہے "ونری فرعون وھامان وجنودھما یعنی ابو بکر و عمر اور ان دونوں کے ساتھی جنہوں نے اتفاق کر کے آل محمد کا حق غصب کیا آگے خدا فرماتا ہے منهم ما کانوا یحذرون اس کا یہ مطلب ہے کہ ابو بکر و عمر اور ان کے

ساتھیوں کو آل محمد سے جن جن باتوں کا اندیشہ تھایعنی قتل کا اور عذاب کا خدا تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے کہ وہ ہم آل محمد کے ہی ہاتھوں دکھلادیں گے "

ترجمہ مقبول ص614

بالعدل والاحسان تفسیر قمی اور تفسیر عیاشی میں جو حدیثیں اس آیت کی تفسیر میں منقول ہیں ان سب کا خلاصہ یہ ہے کہ بالعدل سے مراد ہے کلمہ شہادت لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور الاحسان سے مراد ہیں جناب امیر المومنین اور ایتائ ذی القربیٰ سے مراد ہے اہل بیت رسول اللہ کی حق شناسی اور ہر ایک کو ان کی درجہ پر رکھنا اور ان سے مودت و محبت کرنا اور الفحشاء سے مراد ہیں جناب اول اور المنکر سے مراد ہیں حضرت ثانی اور البغی سے مراد ہیں مسٹر ثالث

ترجمہ مقبول ص441

جھوٹی حدیث بیان کرنے کی بنا غاصب اول نے کی اور تائید غاصب ثانی نے انہی دونوں کے جوار رسول میں ہونے کا فخر کیا جاتا ہے اب فخر کرنے والے ثم لا یجاورونک فیھا الا قلیلًا کو غور سے تلاوت کریں اور جناب امام صاحب العصر والزمان کی اس حدیث کو جسمیں یہ ہے کہ وہ حضرت (مہدی) ان کی قبریں کھدوا کر ان کے لاشے نکلوائیں گے اور سوکھے درخت پر ان کو لٹکوائیں گے اور بغرض امتحان خلق وہ درخت ہرے ہو جائین گے پھر ان سے بیزاری کا کا حکم دیا جائے گا مگر منافقین نہ مانیں گے اور مومنین سے الگ ہو جائیں گے اور انہی ملعونین کے ساتھ قتل کیے جائیں گے اس مضمون کو اینما ثقفوا اخذوا وقتلوا تقتیلاً سے ملا کر دیکھیں

ترجمہ مقبول ص680

گویا لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتہام لگایا اور ابو بکر و عمر کوسیدا کھول اھل الجنۃ بنایا دروغ گو را حافظہ نباشد والی مثل صادق آئی یعنی جنت مین کوئی بوڑھا ہی نہ ہو گا پھر وہ سردار کس کے بنیں گے؟ قرینہ یہ چاہتا ہے کہ حضرت نے سیدا کہول اہل النار فرمایا ہو گا۔

ترجمہ مقبول ص864

اسی ترجمہ مقبول کے ص 825،568 اور 842 پر سیدنا عثمان بن عفان کی توہین کی گئی ہے

توہین ازواج مطہرات:

حضور علیہ السلام کی ازواج مطہرات کو یہ سعادت حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں "وازواجہ امھتھم" فرما کر انہیں امت کی روحانی ماں قرار دیا ہے ان میں سے خصوصاً سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا مقام و مرتبہ، ان سے محبت نبوی اور اللہ تعالی کا سبحانک ھذا بہتان عظیم آیت اتار کر ان کی برات کا اعلان ان کو اوروں سے ممتاز کرتا ہے لیکن روافض امہات المومنین کا توہین کر کے اپنی آخرت برباد کرتا ہے چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں

ملا باقر مجلسی لکھتا ہے "عائشہ ملعونہ۔۔۔ حفصہ ملعونہ

جلاءالعیون ص61

مجلسی نے یہ بھی لکھا ہے کہ سیدہ عائشہ، سیدہ حفصہ، سیدنا ابو بکر اور سیدنا عمر نے حضور علیہ السلام کو زہر دیکر شہید کر دیا تھا

عائشہ وحفصہ۔۔ آنحضرت رابزہر شہید کردند و محتمل است کہ ہر دو (ابو بکر و عمر) زہر در شہادت آنحضرت دخیل بودہ باشد

جلاءالعیون ص118

امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ فاحشۃ مبینۃ سے مراد ہے تلوار لے کے لڑائی کے لیے نکلنا

قول مترجم: جنگ جمل میں افواج بصرہ کی جنزل کمانڈنگ حضرت عائشہ اس آیت کی رو سے فاحشۃ مبینۃ کی مرتکب ہیں جو جناب امیر المومنین وصی رسول رب العلمین کے خلاف فوج کشی کرنے کے صلہ میں اپنے سپوت بیٹوں کی زبان و قلم سے صدیقہ عالمہ وغیرہ وغیرہ بہت سے خطابات کی مستحق ہو گئی ہیں۔ [ترجمہ مقبول ص672]

باقر مجلسی امام محمد باقر کی طرف نسبت کر کے لکھتا ہے "چوں قائم ماظاہر شود عائشہ رازندہ کند تابر او حد بزند وانتقام فاطمہ را از او بکشد "
حق الیقین ص347

باقی صحابہ کی توہین:

شیعوں کا نظریہ ہے کہ حضور علیہ السلام کی وفات کے بعد چند صحابہ کے علاوہ سب مرتد ہو گئے تھے

نعمت اللہ جزائری لکھتا ہے "فان اغلب الصحابة کانوا علی النفاق لکن کانت نار نفاقھم کامنة فی زمنه فلما انتقل الیٰ جوار ربه برزت نار نفاقھم لوصیه...ولذاقال علیه السلام ارتد الناس کلھم بعد النبی صلی اللہ علیه وسلم الا اربعة سلمان وابو ذر والمقداد وعمار "

انوار نعمانیه ج1ص87

تحریف قرآن:

روافض کی معتبر کتب میں تقریباً دو ہزار روایات ایسی ہیں جو اس موجودہ قرآن کو محرف بتاتی ہیں اور ان روایات کو رافضی مصنفین نے اپنے زعم کے مطابق ائمہ معصومین سے نقل کیا ہے۔بلکہ باقر مجلسی کی تحریرات سے ثابت ہوتا ہے کہ اس مسئلہ کی روایات عقیدہ امامت کی طرح متواتر ہیں چنانچہ ایک روایت نقل کر کے لکھتا ہے "فالخبر صحیح ولایخفیٰ ان ھٰذا الخبر و کثیر من الاخبار الصحیحة صریحة فی نقص القرآن وتغییرہ، وعندی ان الاخبار فی ھٰذا الباب متواترة معنیً وطرح جمیعھا یوجب رفع الاعتماد عن الاخبار راسأ بل ظنی ان الاخبار فی ھٰذا الباب لایقصر عن اخبار الامامة "

مرآة العقول ج4ص857

ترجمہ: یہ حدیث صحیح ہے نیز یہ روایت اور دیگر کئی ایک صحیح روایات تحریف قرآن پر صراحتاً دال ہیں۔میرے نزدیک مسئلہ تحریف کی روایات متواتر معنوی ہیں ان تمام روایات کو ترک کرنے سے پورے فن حدیث سے اعتماد ختم ہو جائے گا۔میرے علم کے مطابق مسئلہ تحریف کی روایات مسئلہ امامت سے کم نہیں۔

اسی طرح مشہور رافضی نعمت اللہ جزائری لکھتا ہے "ان تسلیم تواترھا عن الوحی الالٰھی و کون الکل قد نزل به الروح الامین یفضی الیٰ طرح الاخبار المستفیضة بل المتواترة الدالة بصریحھا علیٰ وقوع التحریف فی القرآن کلاماً ومادة واعراباً مع ان اصحابنا قد اطبقوا علیٰ صحتھا والتصدیق بھا "

انوار نعمانیہ ج2ص311

ترجمہ: اگر اس موجودہ قرآن کو اصلی مان لیا جائے تو ان تمام متواتر روایات کو چھوڑنا پڑے گا جو اس بات کی دلیل ہیں کہ قرآن کریم کی عبارت الفاظ اور اعراب میں تحریف کی گئی جبکہ ہمارے شیعہ وقوع تحریف پر متفق ہیں اور اس نظریہ کی تصدیق بھی کرتے ہیں

کتب روافض میں تحریف کے متعلق کئی قسم کی روایات ہیں بعض روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ موجودہ قرآن میں کمی کی گئی بعض سے ثابت ہوتا ہے اس میں اضافے کئے گئے اسی طرح الفاظ وحروف کی تبدیلی کا بھی یہ لوگ عقیدہ رکھتے ہیں چند روایات درج ذیل ہیں:

کمی کی روایات:

کلینی نے حضرت امام جعفر صادق کی طرف منسوب کر کے لکھا ہے "ان القرآن الذی جآء به جبرئیل علیه السلام الیٰ محمد صلی اللہ علیه وسلم سبعة عشر الف آیة "

اصول کافی ج2ص605

ترجمہ: جو قرآن جبریل امین نے حضور علیہ السلام کو دیا اس کی کل آیات سترہ ہزار تھیں۔

اس روایت سے ثابت ہوا کہ موجودہ قرآن میں بہت زیادہ کمی کر دی گئی۔

کلینی نے حضرت امام باقر کی طرف منسوب کر کے لکھا ہے "ما ادعیٰ احد من الناس انه جمع القرآن کله کما انزل الا کذاب وما جمعه وحفظه کما نزله الله تعالیٰ الا علی بن ابی طالب علیه السلام والائمة من بعده علیهم السلام "

اصول کافی ج1ص286

ترجمہ: جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ میں نے پورا قرآن ویسے جمع کیا جیسا خدا نے نازل کیا تھا تو وہ جھوٹا ہے اس لئے کہ اصلی قرآن صرف حضرت علی اور ان کے بعد والے ائمہ نے یاد بھی کیا اور اس کو ایک جگہ جمع بھی کیا

مقبول حسین دہلوی لکھتا ہے " تفسیر قمی میں جناب امام محمد باقر سے منقول ہے کہ جبرئیل امین نے جناب رسول خدا کو یہ آیت یوں پہنچائی تھی ذالك بانهم کرهوا ما انزل الله فی علی مگر مرتدین نے نام اڑا دیا پس اس کا نتیجہ بھگتیں گے جو آگے بیان فرمایا ہے فاحبط اعمالهم "

ترجمہ مقبول ص809

اصلی قرآن میں فی علی کا لفظ نہیں جو بقول روافض صحابہ کرام نے ختم کیا ہے اور تحریف کی ہے

موجودہ قرآن میں کمی کی گئی اس پر کتب روافض میں بڑی کثیر تعداد میں روایات موجود ہیں جن کو بخوف طوالت چھوڑا جا رہا ہے صرف ایک حوالہ پر اکتفا کیا جاتا ہے تفسیر برہان میں حضرت امام محمد باقر کی طرف منسوب روایت ہے انہوں نے فرمایا "ان القرآن قد طرح منه آی کثیرة "

مقدمہ تفسیر برھان ج1ص63مقدمہ ثانیہ فصل اول

ترجمہ: قرآن کریم کی بہت ساری آیات کو قرآن سے ختم کر دیا گیا

زیادتی کی روایات:

چھٹی صدی ہجری کے مشہور رافضی مصنف احمد بن علی طبرسی نے مسئلہ تحریف پر ایک لمبی روایت نقل کی جس میں ایک جملہ یہ بھی ہے "انهم اثبتوا فی الکتاب ما لم یقله الله لیلبسوا علی الخلیقة "

احتجاج طبرسی ص295

ترجمہ: لوگوں نے قرآن کریم میں وہ باتیں بڑھا دیں جو اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمائی تھیں تا کہ مخلوق خدا کو دھوکہ دے سکیں

یہی طبرسی چند صفحات کے بعد لکھتا ہے "دفعهم الاضطرار بورود المسائل علیهم عما لا یعلمون تاویله الی جمعه وتالیفه وتضمینه من تلقائهم ما یقیمون به دعائم کفرهم ....وزادوا فیه ما ظهر تناکره وتنافره"

احتجاج طبرسی ص305

ترجمہ: جب لوگوں نے جامعین قرآن سے وہ مسائل پوچھے جنہیں وہ نہیں جانتے تھے تو جامعین قرآن کے جمع کرنے اور اس کی تفسیر کرنے پر مجبور ہو گئے اور وہ لوگ جمع قرآن کے وقت قرآن میں ایسی باتوں کا اضافہ کرنے پر مجبور ہو گئے جن سے اپنے کفر کے ستونوں کو قائم کر سکیں نیز جامعین نے قرآن میں ایسی چیزوں کا اضافہ کیا جن کا خلاف فصاحت اور قابل نفرت ہونا بالکل واضح ہے

سوال:

جب شیعہ اس قرآن کو کامل و مکمل نہیں مانتے تو پھر اس کی تلاوت کیوں کرتے ہیں

جواب:

اس سوال کا جواب روافض کی کئی کتابوں میں موجود ہے سب کا خلاصہ مقبول حسین دہلوی نے یوں بیان کیا "ہم اپنے امام کے حکم سے مجبور ہیں کہ

جو تغیر یہ لوگ کر دیں تم اس کو اسی کے حال پر رہنے دو اور تغیر کرنے والے کا عذاب کم نہ کرو ہاں جہاں تک ممکن ہو لوگوں کو اصل حال سے مطلع کر دو قرآن مجید کو اس کی اصلی حالت پر لانا جناب صاحب العصر علیہ السلام کا حق ہے اور ان ہی کے وقت میں وہ حسب تنزیل خدا تعالیٰ پڑھا جائے گا

ترجمہ مقبول ص384

خلاصہ باب فدک

مدینے کے قریب گاؤں جو بطور فیئ آپ کی خدمت میں آیا تھا۔

مال فیئ کا حکم:

عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال الانفال مالم یوجف علیہ بخیل فھو رسول اللہ وھو للامام من بعدہ یضع حیث یشاء

اصول کافی ج1 ص605 باب الفیئ والانفال

محمدبن حسن الطوسی المتوفیٰ 460ھ عن ابی جعفروابی عبداللہ ان الانفال کل مااخذمن دارالحرب بغیرقتال... ویسمیہ الفقھاء فئیاً...وقالا ھوللہ ولرسول وبعدہ للقائم مقامہ یصرفہ حیث یشاء من مصالح نفسہ ومن لم یلزمہ مؤنتہ لیس لاحدفیہ شئی

التبیان فی تفسیر القرآن ج5 ص72 سورۃ الانفال

اسی طرح تفسیر صافی ج3 ص 161 میں ہے کہ مال فیئ رسول اللہ کے بعد ان کے جانشین کا ہوتا ہے

عورت زمین میں وارث نہیں بن سکتیں

عن ابی جعفر علیہ السلام قال النساء لایرثن من الارض شئیاً ولامن العقار شئیاً

فروع کافی ج5 ص128

مشہور شیعہ علماء اور کتب

تین آدمی اور چار کتابیں ان کے مذہب کی بنیاد شمار ہوتے ہیں

1 محمد بن یعقوب کلینی المتوفیٰ ۳۲۸ھ: یہ شخص شیعوں کا انتہائی معتمد ہے اس نے آٹھ جلدوں میں کتاب لکھی "الجامع الکافی "ان میں سے دو جلدیں اصول کافی، پانچ جلدیں فروع کافی اور ایک جلد کا نام روضہ کافی ہے۔ اصول کافی میں عقائد شیعہ واصول مذہب کا بیان ہے فروع کافی میں مسائل فقہیہ مثلاً طہارت، صلوٰۃ، جنائز، زکوٰۃ، وصوم، حج، جہاد، نکاح، متعہ، طلاق حدود، دیات اور میراث وغیرہ کا بیان ہے اور روضہ کافی میں انبیاء وائمہ کے احوال کے ساتھ ساتھ قصص وامثال کا ذکر ہے

2 ابو الصدوق محمد بن علی بن حسین بن بابویہ القمی المتوفیٰ ۳۸۱ھ: اس کی مشہور کتب میں سے پہلے نمبر پر "من لایحضرہ الفقیہ" ہے جو کہ چار جلدوں میں ہے اور مسائل فقہیہ پر مشتمل ہے

3 محمد بن حسن طوسی المتوفیٰ ۴۶۰ھ: یہ شیعوں میں شیخ الطائفہ کے لقب سے مشہور ہے اس کی دو کتابیں بہت مشہور ہیں تھذیب الاحکام اورالاستبصار تھذیب الاحکام کی دس جلدیں ہیں اور یہ مسائل فقہیہ پر مشتمل ہے جبکہ الاستبصار چار جلدوں میں ہے گویا کہ یہ تھذیب کا خلاصہ ہے۔

نوٹ: یہ چار کتابیں شیعہ مذہب کی معتبر ترین اور بنیادی کتابیں ہیں اس لئے ان کو "اصول اربعہ "یعنی مذہب کی چار بنیادی کتابیں کہا جاتا ہے

ان کتب اربعہ کے علاوہ ہر دور میں ان کے مختلف علماء نے اپنے مذہب کی نشرواشاعت کے لئے مختلف زبانوں میں کتابیں لکھیں جن میں زیادہ عربی یا

فارسی میں ہیں چند علماء اور ان کی تصانیف درج ذیل ہیں

1 ابو جعفر محمد بن جریر بن رستم طبری المتوفیٰ ۳۵۸ھ: شیعوں کی صف اول کے علماء میں سے ہے اور شیعہ اسے "کان وجھا من وجوہ الامامیة وعیناً من عیونھم " قرار دیتے ہیں دیکھئے مقدمہ دلائل الامامۃ ص 3

روافض کے عقائد میں سے بنیادی عقیدہ عقیدہ امامت ہے جس پر ان کے مختلف مولویوں کی کتب موجود ہیں اس شخص نے بھی مسئلہ امامت پر ایک مستقل کتاب "دلائل الامامۃ" لکھی جو ایک جلد اور تقریباً 320 صفحات پر مشتمل ہے اس کتاب میں ائمہ کے احوال، امامت کے دلائل اور دیگر کئی فروعی مسائل مثلاً فدک وغیرہ کا بیان ہے

2 ابو القاسم جعفر بن محمد بن قولویہ قمی المتوفیٰ ۳۶۷ھ: متقدمین روافض میں شمار ہوتا ہے اس نے زیارت روضہ اقدس و مزارات ائمہ کے فضائل و ثواب پر ایک کتاب "کامل الزیارات" لکھی جس سے باقر مجلسی نے اپنی تصانیف میں استفادہ کیا ہے یہ کتاب ایک جلد اور 338 صفحات پر مشتمل ہے جس میں مصنف نے 108 ابواب قائم کر کے ان کے تحت ساڑھے آٹھ سو کے قریب ائمہ کے اقوال نقل کئے ہیں جن میں زیارت مزارات ائمہ کے فضائل اور تارکین کے متعلق وعیدوں کے ساتھ ساتھ شہادت حسین پر آہ و بکاء کی فضیلت بیان کی ہے

3 محمد بن محمد بن نعمان المفید المتوفیٰ ۴۱۳ھ: کان من اجلاء مشائخ الشیعة واستاذھم اوثق اھل زمانہ واعلمھم "

مقدمہ امالی المفید ص 5

اس شخص نے مختلف علوم و فنون میں دو سو کے قریب کتابیں لکھیں جن میں ایک اہم کتاب "امالی المفید" بھی ہے جو کہ ایک جلد اور 384 صفحات پر مشتمل ہے مصنف کا طرز یہ ہے کہ ایک مجلس کا عنوان قائم کر کے اس کے تحت ائمہ کی طرف منسوب مختلف احادیث ذکر کرتا ہے

چنانچہ مصنف نے 42 مجالس اور 386 احادیث مختلف موضوعات پر بیان کی ہیں جن میں محبت اہل بیت، اطاعت امام، اوصاف ائمہ، خلافت علی کا منصوص ہونا، تقیہ اور رجعت وغیرہ شامل ہیں

4: شریف مرتضیٰ علی بن حسین موسوی المتوفیٰ 436ھ

عالما فقھیا متکلما بصیرا بمذاھب الکلام۔

مقدمہ امالی المرتضی ص 6

یہ شخص شیخ مفید کے مایہ ناز شاگردوں میں سے ہے اس نے ایک کتاب امالی المرتضیٰ لکھی جو دو جلدوں میں ہے پہلی جلد میں 48 مجالس اور 608 صفحات ہیں اس جلد میں اس نے مختلف آیات کی تفسیر اور اس کے تحت مختلف مسائل کو بیان کیا ہے جبکہ دوسری جلد میں 32 مجالس اور ایک تکملہ اور 495 صفحات پر مشتمل ہے اس میں بھی تفسیر و مسائل کا بیان ہے۔

5: ابو نصر حسن بن فضل طبرسی المتوفیٰ 548ھ

اس بدبخت کا والد اور بیٹا بھی شیعہ تھا دونوں نے مختلف موضوعات پر کتابیں لکھی، اس کے متعلق روافض کا خیال انہ کان فاضلا محدثا

بحار الانوار ج 1 ص 127

اس نے ایک کتاب لکھی مکارم الاخلاق جس کے متعلق مجلسی کہتا ہے کتاب المکارم فی الاشتھار کالشمس فی رائعة النھار ومولفه قد اثنی علیه جماعة من الاخبار

بحار الانوار ج 2 ص 21

یہ کتاب ایک جلد اور 480 صفحات پر مشتمل ہے اس میں مصنف نے 18 باب اور 82 فصلیں قائم کر کے مختلف آداب مسائل و فضائل بیان کیے ہیں۔

6:ابو منصور احمد بن علی بن ابی طالب الطبرسی

چھٹی صدی ہجری کے چوٹی کا رافضی علماء میں سے مجلسی نے اس کا تعارف ان الفاظ میں کرایا ہے صاحب کتاب الاحتجاج عالم فاضل محدث ثقه من اجلاء اصحابنا المتقدمین۔

(بحار الانوار ج1 ص129)

اس نے ایک کتاب لکھی الاحتجاج جو احتجاج طبرسی کے نام سے مشہور ہے یہ ایک جلد اور 600 صفحات پر مشتمل ہے بحار الانوار کی تصنیف کے دوران مجلسی نے جن کتب پر اعتماد کیا ہے ان میں یہ کتاب بھی شامل ہے اس کتاب میں مصنف نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ائمہ اربعہ کے وہ دلائل ذکر کیے ہیں جن سے انہوں نے فریق مخالف کے خلاف استدلال کیئے۔

7:ابو جعفر محمد بن علی بن شہر آشوب السہروی المتوفیٰ 588ھ

اس کی کتاب مناقب آل ابی طالب زیادہ مشہور ہے جو کہ 4 جلدوں اور تقریبا 1400 صفحات پر مشتمل ہے اس میں مصنف نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات ومعجزات امام مہدی کے علاوہ گیارہ ائمہ کے حالات فضائل ومناقب ان کی امامت کے دلائل اور معجزات وغیرہ جو ذکر کیا ہے۔

8:ابو الفضل علی طبرسی

ساتویں صدی کے آغاز میں مراشیعہ اس کو علامہ ثقۃ الاسلام کے لقب سے یاد کرتے ہیں اس نے ایک کتاب لکھی مشکاۃ الانوار جو ایک جلد اور 352 صفحات پر مشتمل ہے کتاب کی ابتداء میں اس نے لکھا کہ یہ کتاب میرے والد نے شروع کی تھی مکمل ہونے سے پہلے وہ مرگیا دوستوں کے اصرار پر میں اس کو مکمل کر رہا ہوں اس کتاب میں مصنف نے توحید اخلاص یقین صبر توکل تقیہ علامات شیعہ فضائل شیعہ توبہ حقوق اور آداب معاشرت وغیرہم کا ذکر کیا ہے۔

9:ابو الحسن علی بن عیسیٰ بن ابی الفتح الاربلی المتوفیٰ 692ھ

اتفق جمیع الامامیة علی ان علی بن عیسی من عظمائهم کان من اکابر محدثی الشیعه۔

مقدمہ کشف الغمہ ص15

اس شخص نے اپنے مسلک کی تائید کے لیے کئی کتب لکھی جن اہم کتاب کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ ہے جو دو جلدوں اور ساڑھے بارہ سو صفحات پر مشتمل ہے اس میں حضور علیہ السلام کے حالات ائمہ معصومین کے حالات وفضائل کو بڑی تفصیل سے بیان کیا ہے

10:ملا باقر مجلسی

جن لوگوں نے علمی دنیامی شیعت کی بہت زیادہ خدمت کی ان میں سے ایک ملا باقر مجلسی بھی ہے اس کی وفات 1111ھ میں ہے یہ روافض کا متفق علیہ مجتہد ہے اس کے متعلق محمد بن علی اردبلی لکھتا ہے استادنا شیخنا شیخ الاسلام والمسلمین خاتم المجتهدین جیدا لتصانیف وغیرہ۔

جامع الرواۃ ج2 ص78

اس شخص نے عربی اور فارسی میں کئی کتابیں لکھی جن میں سے چند ایک کا تعارف پیش خدمت ہے۔

1:بحار الانوار یہ ایک سو دس جلدوں پر مشتمل ہے اس میں عقائد تاریخ امامت عبادت صلاۃ وغیرہ کا ذ تفصیلا بیان ہے۔

2:مراۃ العقول یہ کتاب دس جلدوں پر مشتمل ہے روافض کی اصولی کتب میں جو اقوال ائمہ مذکور ہیں مجلسی نے اپنی اس کتاب میں ان کی شرح کی ہے اس میں امامت اوصاف ائمہ اور مسائل فقہیہ کا بیان ہے۔

3: حق الیقین فارسی زبان میں ایک جلد اور 634 صفحات پر مشتمل ہے اس میں مسئلہ امامت غیبوبت مہدی عقیدہ رجعت وغیرہ کا بیان ہے۔

4: جلاء العیون فارسی زبان میں ایک جلد پونے آٹھ سو صفحات پر مشتمل ہے اس میں ائمہ کے حالات زندگی تفصیل کے ساتھ بیان کیئے گئے ہیں۔

5: حیوٰۃ القلوب 5 جلدوں پر مشتمل فارسی زبان میں ہے اس میں انبیاء کرام علیہم السلام کی تاریخ اوصاف امام تحریف قرآن وغیرہ کا ذکر ہے۔

11: سید نعمت اللہ الجزائری المتوفیٰ 1112ھ

اس شخص نے رافضیت کے اشاعت کے لیے بیس سے زائد کتابیں لکھیں ان میں زیادہ مشہور کتاب انوار نعمانیہ ہے جو چار جلدوں میں بیروت سے شائع ہوئی۔ اس کتب میں مصنف نے صحابہ کرام کی مخالفت اقوال ائمہ وغیرہ کو بیان کیا ہے۔

12 سید عبد اللہ شبر المتوفیٰ 1242ھ

یہ شخص اپنے دور میں روافض کا سرمایہ تھا اس نے 60 سے زائد کتب تحریر کی جن میں سے زیادہ شہرت حق الیقین فی معرفۃ اصول الدین کو حاصل ہوئی یہ کتاب ایک جلد اور 600 کے قریب صفحات پر مشتمل ہے اس میں مولف نے عقیدہ توحید رسالت عصمت ائمہ مسئلہ امامت عقیدہ رجعت برزخ وغیرہ کو بیان کیا ہے۔